سوال

(228)خالہ سے نکاح کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلے میں کہ زید کے محل اول سے ایک لڑکی ہوئی اس لڑکی کے بیٹا ہے اور پھر زید کے محل ثانی سے لڑکی پیدا ہوئی تو فرمائیے کہ زید کے نا تنی اور زید کے محل ثانی سے جو بیٹی ہے دونوں میں نکاح جائز ہے یا نہیں؟بینوا توجروا!

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃاللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

زید کے نا تنی اور زید کے محل ثانی سے جو لڑکی ہے دونوں میں نکاح جائز نہیں ہے اس لیے کہ زید کے محل ثانی سے جو بیٹی ہے وہ زید کے نا تنی کی خالہ علاتیہ ہے اور خالہ سے نکاح جائز نہیں ہے۔ خواہ خالہ عینیہ ہو یا علاتیہ یا اخیافیہ۔ ہدایہ (1/287)چھاپہ مصطفائی) میں ہے۔

قال لا یحل للرجل ان یتزوج بامہ الی ان قال: ولا بخالتہ لان حرمتہن منصوص علیہا فی ہذہ الایۃ وتدخل فیہا العمات المتفرقات والخالات المتفرقات وبنات الاخوۃ المتفرقین لان جہۃ الاسم عامۃ انتہی واللہ اعلم بالصواب

(انھوں نے کہا آدمی کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنی ماں سے نکاح کرے۔ نہ اپنی خالہ کے ساتھ کیوں کہ ان کی حرمت اس آیت "حُرِمَت عَلَيكُم"

میں منصوص علیہا ہے اور ان میں متفرق پھوپھیاں متفرق خالائیں اور متفرق بھتیجیاں بھی داخل ہیں کیوں کہ (ان کے) اسم کی جہت عام ہے)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب النکاح، صفحہ:418